

حضرت ابوذر غفاری

<?xml encoding="UTF-8">

اصل نام جندب بن جناده بعض نے بریر بن جناده اور بعض نے جندب بن سکن اور بعض نے سکن بن جناده نام ذکر کیا ہے لیکن متفق القول جندب بن جناده ہے ۔

قبیلہ غفار بن ملیل بن ضمیر بن بکر بن عبد مناة بن کنانہ بن خذیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار، ماں باپ کے لحاظ سے غفاری تھے (۱)

زاہد، متقی، صادق اللہجہ مشہور تھے اسلام میں سابقین سے ان کا شمار ہوتا ہے۔ سب سے پہلے رسول خدا کو سلام کرنے والے ہیں۔

چار ارکان اسلام میں سے دوسرے حضرت ابوذر غفاری ہیں پہلے حضرت سلمان فارسی ہیں رسول خدا کے بعد یہ پہلے فرد ہیں کہ جنہوں نے علی کی ولایت کو قبول کیا اور ولایت ہی کے لیے ربذہ بھیجا گیا ابوذر نے اسلام قبول کیا کہ خدا کی سرزنش سے بچ جائیں ابوذر نے ہمیشہ حق کہا اور حق کا ساتھ دیا کیونکہ اسلام قبول کرنے کے بعد خود سے عہد کیا تھا کہ ہمیشہ حق کہے گا اگر چہ تلخ ہی ہو (۲)

ابوذر کو رحلت پیغمبر اکرم کے بعد عثمان نے شام روانہ کیا تو جب وہاں پہنچے تو ابوذر نے یہ کلمات کہے:
اتتکم الالقطار بحمل النار اللهم اللعن الامرين بالمعروف التاركين له اللهم اللعن الناهيين عن المنكر المرتكبين له (۳)

تم نے جہنم کی آگ کو اٹھایا اے اللہ لعنت بھیج اس پر جو امر بالمعروف کا حکم دیتے ہیں اور خود اس کے تارک ہیں اے اللہ ان پر تیری لعنت ہو کہ جو برائیوں سے روکتے ہیں اور خود نہیں رکتے ۔
ایک دن معاویہ سے کہا :

ماانا بعدوالله و لا لرسوله بل انت وابوك عدوان للله ولرسوله اظهرتما الاسلام وابطنتما الكفر ولقد لقك رسول الله دعا عليك مرات ان لا تشيع فقال معاوية مانا ذاك الرجل فقال ابوذر بل انت ذاك الرجل اخبرني بذلك رسول الله وسمعتة يقول وقد مررت به اللهم اللعنه ولا تشيع الا بالتراب (۴)

ایک دن معاویہ نے کہا میں خدا، ورسول کا دشمن نہیں ہوں ابوذر نے کہا تم اور تیرے باپ ہیں تم دونوں نے ظاہری اسلام کا اظہار کیا اور کفر کو چھپا لیا جب تم نے رسول کی ملاقات کی تو رسول خدا نے تیرے بارے میں فرمایا :

تو سیر نہیں ہوسکے گا مگر یہ کہ تیرا منہ مٹی سے بھر دیا جائے معاویہ نے کہا وہ میں نہیں ہوں ابوذر نے کہا وہ تم ہی ہو، رسول خدا نے تم پر کئی بار لعنت کی اور تیرے حق میں نفرین کی مجھے رسول خدا نے خبر دی ہے اور میں نے دیکھا کہ جب تم وہاں سے گزر رہے تھے تو رسول خدا نے فرمایا:

اے اللہ اس پر لعنت بھیج کہ یہ کسی چیز سے سیراب نہیں ہوگا مگر مٹی سے معاویہ نے سوچا کہ ابوذر ناراض ہے یا شاید فقر کے سبب یہ کہہ رہا ہے یا کوئی چیز چاہتا ہے لہذا اس نے دلاسہ دیا شاید یہ خاموش ہوجائے لیکن ابوذر نے معاویہ کو وہی کہا کہ جو رسول خدا سے سنا تھا معاویہ نے تین سو دینار بھیجے کہ شاید خاموش ہوجائے لیکن یہ اس کا تصور خام تھا ابوذر نے کہا:

من عطائي حرمتوني عاصي هذا قبلتها وان كانت صلة فلا حاجة لي فيها (۵)

اگر اسلام میں میرا یہ حق تھا کہ جس سے تونے مجھے محروم رکھا تو میں اسے قبول کرتا ہوں اگر یہ عطیہ اور رشوت ہے تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں یہ کہہ کر ابوذر نے واپس کر دئیے ۔
ربذہ میں بتیس (۳۲) ہجری میں ان کی وفات ہوئی (۶)

ابوذر غفاری کے اسلام لانے کا واقعہ

ابوذر نے جب سنا کہ مکہ میں ایک آدمی پیغمبر و آخری رسول کے عنوان سے مبعوث ہوئے ہیں، اپنے بھائی انیس سے کہا کہ مکہ جاؤ اور ان کے حالات و آثار سے آگاہ ہو کر آؤ کہ وہ مدعی ہے کہ اس پر آسمان سے وحی نازل ہوتی ہے۔

انیس مکہ میں آتے ہیں ان کے حال سے آگاہ ہوتے ہیں اور واپس اپنے بھائی ابوذر کو بتاتے ہیں کہ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور اچھے اخلاق کے مالک ہیں ان کی گفتگو بہت شیریں ہے لیکن شعر کے مشابہ نہیں ہے۔

ابوذر نے کہا میرے دل کی تپش و گرمایش کو خاموش نہیں کیا جو کچھ چاہتا تھا وہ خبر نہیں لائے اب میں خود جاتا ہوں ابوذر نے رختِ سفر باندھا اور مکہ آئے اور کسی سے نہیں پوچھا رات ہو گئی تو مسجد الحرام میں آکر ایک گوشے میں آرام کرنے لگے اسی اثناء میں حضرت علی تشریف لائے اور ابوذر کو گھر لے گئے صبح پھر وہ مسجد الحرام لوٹے تلاش کرتے رہے لیکن پھر رات ہو گئی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے پھر حضرت علی گھر لے گئے پھر اپنی بات کا اظہار نہ کیا لیکن تیسری رات خود حضرت علی نے پوچھا کس کام سے مکہ آئے ہو؟ کہنے لگے اگر عہد کریں کسی کو نہ بتائیں گے تو میں آپ کو اپنے مقصد سے آگاہ کرتا ہوں اور میری رہنمائی کریں ۔
حضرت علی نے فرمایا:

ہاں ایسا کرونگا ابوذر نے اپنے ہدف کو بیان کیا : حضرت علی نے فرمایا: ہاں وہ پیغمبر حق ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں ان پر وحی نازل ہوتی ہے صبح تم میرے پیچھے پیچھے چلنا میں آپ کو ان کے پاس لے جائوں گا لیکن اگر خطرہ محسوس کرو تو مجھ سے فاصلے پہ چلنا دوسرے دن صبح حضرت علی گھر سے باہر انہیں لے کر نکلنا، اس طرح علی آگے اور پیچھے پیچھے رسول خدا کے گھر میں پہنچے ابوذر نے رسول خدا کو سلام کیا، سلام و دعا کے بعد رسول خدا نے پوچھا: تم کون ہو؟

کہا ابوذر اور قبیلہ غفار سے ہوں، جو کچھ رسول خدا سے چاہتا تھا ان سے لیا اور جو دیکھنا چاہتا تھا وہ دیکھا اسی وقت اظہار اسلام کیا رسول خدا نے فرمایا:

اب یہاں نہ ٹھرو اور اپنے وطن واپس چلے جاؤ اور ہمارے پیغام کو جاکر قوم سے بیان کرو تاکہ وہ ہم سے آگاہ ہوں اور وہ بھی مسلمان ہوجائیں۔

لیکن مکہ میں لوگوں سے اپنے اسلام کو پہنان رکھنا کیونکہ مجھے تمہارے بارے میں خوف ہے ابوذر نے عرض کیا خدا کی قسم! کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مکہ کے لوگوں کے سامنے اپنے اسلام کا اظہار نہ کرلوں مکہ سے باہر قدم نہیں رکھوں گا، وہاں سے مسجد الحرام میں آئے اور بلند آواز سے کہا:

اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبده ورسوله، لوگوں نے جب یہ سنا ابوذر کی طرف حملہ کرنے کے لیے بڑھے اور اس قدر مارا کہ قریب تھا جان چلی جائے حضرت عباس بن عبد المطلب نے ان کو چھڑایا اور لوگوں سے کہا: وائے ہو تم پر تم جانتے ہو کہ یہ کون ہے؟

یہ قبیلہ غفار سے ہے اور آپ کے شام کے سفر کے لیے وہ راستے میں ہیں جب وہاں سے گزر گئے تو یہ تمہاری خبر

لیں گے اس طرح ابوذر کو ان کے چنگال سے نجات دی دوسرے دن پھر ابوذر مسجد الحرام میں جا کر پہلے دن کی طرح بلند آواز سے، کلمہ شہادت کہتے ہیں، پھر لوگ ان پر ٹوٹ پڑتے ہیں پھر بھی حضرت عباس ان کو قتل ہونے سے بچاتے ہیں (۷)

ابوذر کے فضائل

قال النبی ابوذر فی امتی علی زهد عیسیٰ بن مریم (۸)

رسول خدا نے فرمایا: ابوذر میری امت میں عیسیٰ کی طرح زاہد ہیں جیسے وہ اپنی امت میں زاہد تھے۔

قال علی : وعی ابوذر علما عجز الناس عنه ثم اوکا علیه فلم یخرج منه شئیا (۹)

حضرت علی فرماتے ہیں: ابوذر کے سینے میں علم کا سمندر ہے کہ تمام لوگ اس کو یاد کرنے سے عاجز ہیں لیکن اس نے اپنے سینہ میں ایسے جگہ دی کہ اسے باہر نہیں نکالتا۔

عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت عن رسول اللہ قال: ما اظلت الخضراء، ولا اقلت الغبراء علی ذی لهجة اصدق من ابی ذر یعیش وحده ویموت وحده ویبعث وحده ویدخل الجنة وحده (۱۰)

عبد اللہ بن عمر کہتا ہے: میں نے رسول خدا سے سنا ہے انہوں نے فرمایا: آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے اسے نہیں اٹھایا کہ جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو وہ تنہا زندگی کریگا اور تنہا مرے گا، تنہا اٹھے گا اور تنہا جنت میں داخل ہوگا۔ یہ روایت ابوہریرہ، ابودرداء اور مالک بن دینار نے بھی نقل کی ہے۔

روی الصدوق فی العیون باسناده عن الرضا عن ابائه عن علی قال قال رسول اللہ ابوذر صدیق هذه الامة (۱۱)

مرحوم صدوق اپنی کتاب عیون اخبار الرضا میں امام رضا اور اپنے ابائے طاہرین سے اور انہوں نے، رسول خدا سے نقل کیا ہے انہوں نے فرمایا: اس امت کے صدیق ابوذر ہیں۔

فی شرح النهج قال رسول اللہ: ان الجنة لتشتاق الی اربعة: علی، وعمار وابی ذر والمقداد

ابن ابی الحدید معتذلی شرح نہج البلاغہ میں رسول خدا سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جنت چار آدمیوں کی مشتاق ہے حضرت علی، عمار، ابوذر اور مقداد۔

صفوان عن ابی عبد اللہ قال قال رسول اللہ ان اللہ امرنی بحب اربعة قالوا من هم؟ یارسول اللہ قال: علی بن

ابی طالب والمقداد بن الاسود وابوذر الغفاری وسلمان الفارسی (۱۲)

صفوان نے کہا: امام صادق سے سنا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: چار آدمیوں سے محبت کرنے کا خدا نے مجھے حکم کیا ہے اصحاب نے عرض کیا وہ کون ہیں؟ فرمایا: علی، مقداد، ابوذر اور سلمان فارسی۔

ابوذر کا زہد و تقویٰ

رجال کشی میں ہے کہ ابوذر خوف خدا سے اس قدر گریہ کرتے تھے کہ ایک دن اس وجہ سے آنکھ مریض ہوگئی اس حد تک کہ قریب تھا آنکھ کی بینائی چلی جائے رسول خدا نے فرمایا: ابوذر خدا سے دعا کرو کہ تمہاری آنکھ ٹھیک ہو جائے ابوذر نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس پر غصہ آیا ہے ہاں میں تیرا اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے بہت زیادہ محتاج ہو پھر مجھ سے ابوذر نے کہا: ایسے لگتا

ہے کہ تم نے دنیا کو بہت مہم سمجھ رکھا ہے اے عطا! یہ لباس جو میرے جسم پر دیکھ رہے ہو یہ مسجد کیلئے مخصوص ہے اپنے لیے بیابان میں کچھ بکریاں، دودھ و خوراک کے لیے رکھتا ہوں، ایک چارپائی ہے کہ جس پر

چند لمحے آرام کرتا ہوں، ایک میری بیوی ہے، کہ جو کھانے پینے کے تیار کرنے کے لیے ہے کہ جس نے مجھ زحمت سے نجات دے رکھی ہے، کتنی اچھی و برتر نعمت میرے پاس الحمد للہ ہے؟! (۱۳)

ایک لباس ابوذر کے لیے کسی نے دیا تو ایک پارچہ خود اپنے پرانے لباس کے نیچے پہن لیا، ایک اپنے غلام کو دیا، جو بہتر تھا، جب لوگوں نے دیکھا، تو کہا دوسرا لباس غلام کی بجائے خود پہن لیتے تو آپ کو زیبالگتا ابوذر نے کہا: میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ جو چیز اپنے لیے پسند کرتے ہو اپنے غلام کے لئے بھی وہی پسند کرو۔ (۱۴)

عبد اللہ بن ابی خراش کہتا ہے کہ ایک دن ربذہ میں ابوذر کو اس کی سیاہ فام بیوی کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھا تو کہا ابوذر کوئی اس سے بہتر بیوی نہیں چاہیے؟ ابوذر نے کہا: دوست رکھتا ہوں ایسی بیوی کہ، جو میرے مقام کو پست رکھے اس بیوی سے، کہ جس کے ذریعہ میرا مقام اس پست دنیا میں بلند ہو پھر ان سے کہا: اس سے کوئی فرزند اس دنیا میں باقی نہیں رہا ابوذر نے جواب دیا:

خدا کی حمد کرتا ہوں اس نے اس ناپیدار دنیا سے لے لیا اور اسے ہمیشہ کے گھر کیلئے ذخیرہ کیا پھر کہا: کس لیے نرم بستر نہیں لیتے؟ جواب دیا: خدا یا مجھے بخش دے پھر طعنہ دے کر کہا: جو میرے لیے تہیہ کر سکتے ہو کرو! (۱۵)

ابو آسماء کہتا ہے ربذہ میں ابوذر کے پاس گیا دیکھا ایک سیاہ چہرے والی بیوی کے ساتھ زمین پر بیٹھا ہے۔ ابوذر نے کہا: دیکھ رہے ہو اس کو کہ اس بیوی نے کہا عراق چلو، عراق گیا، لوگ مال و ثروت مجھے دینے لگے در حالیکہ میرے دوست نے کہا: جہنم پر پل لرزنے والا ہے اس قدر، وزن اٹھائو کہ اس سے گذر سکو (۱۶) ابوذر سے کہا گیا کوئی ملک نہیں حاصل کرتے؟ جیسا کہ فلاں فلاں نے کیا ہے کہنے لگے: کیا کرونگا ان سے میرے شوم و بخیل ارباب مجھے ایک پیالہ دودھ ایک روٹی دیتے ہیں کہ جو میرے لیے کافی ہے (۱۷)

غزوہ احد میں ابوذر

جب پیغمبر اکرم اور مسلمان جنگ احد پر جا رہے تھے، منافقین کی سازش سے لوگ دستے دستے اور فرد فرد واپس جنگ سے پلٹ رہے تھے، یہاں تک کہ عبد اللہ بن ابی نے ایک جماعت کو اپنے ساتھ کر لیا اور مسلمان جنگ سے فرار کر رہے تھے یا جنگ سے عقب نشینی کر رہے تھے، رسول خدا کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ فلاں نے جنگ سے عقب نشینی کی ہے حضرت نے فرمایا: اسے اپنے حال پر چھوڑ دو اگر بہتری ہے تو خدا ہمارے ساتھ ملحق کر دیگا یہاں تک کہ رسول خدا سے کہا گیا ابوذر بھی پیچھے رہ گیا ہے تو پیغمبر نے وہی جواب دیا لیکن ابوذر اپنے اونٹ سے اتر کر پیدل رسول خدا کی طرف روانہ ہوا راستے میں پیاس نے غلبہ کیا ایک پانی کا چشمہ ملا، پینے کا ارادہ کیا رسول خدا کی یاد آئی تو خود سے عہد کیا جب تک رسول اللہ پانی نہ پی لیں، نہیں پیئوں گا۔

پیغمبر اسلام ایک مقام پر پہنچے اور ایک مسلمان کی نظر پڑی کہ دور سے ایک آدمی آ رہا ہے رسول خدا سے عرض کیا گیا تو فرمایا: خدا کرے ابوذر ہو جب نزدیک آیا تو ابوذر تھا رسول خدا نے فرمایا: خدا رحمت کرے ابوذر پر تنہا زندگی کریگا تنہا اس دنیا سے جائیگا اور تنہا مبعوث ہوگا۔

جب رسول خدا نے ابوذر کو دیکھا فرمایا: اسے پانی دو پیاسا ہے جب پانی پیا، پیغمبر کی زیارت سے مشرف ہوا اصحاب نے کہا: یا رسول اللہ ابوذر کے پاس پانی تھا کیوں نہیں پیا؟ حضرت نے فرمایا: ابوذر تمہارے پاس پانی تھا

کیوں نہیں پیا؟ عرض کیا ہاں حضور میرے ماں باپ آپ پر فداہوں راستہ میں پیاس لگی تھی، ایک چشمہ سے پانی لیا جب پینے کا ارادہ کیا تو آپ کی پیاس یاد آگئی اس لیے خود سے عہد کیا جب تک حضرت کی زیارت نہیں کرونگا پانی نہیں پیئونگا۔

پیغمبر اسلام نے فرمایا:

ابوذر خدا تجھے بخش دے تنہائی میں زندگی کریگا اور تنہا مرے گا اور تنہا مبعوث ہوگا اور تنہا جنت میں داخل ہوگا جو لوگ اسے غسل، کفن اور دفن کا انتظام کریں گے اس کی وجہ سے سعادت مند ہوں گے۔ (۱۸)

خلافت امیر المومنین سے ابوذر کا دفاع

جب ابوذر نے اپنی خلافت کا اعلان کیا اصحاب پیغمبر سے بارہ آدمیوں نے ارادہ کیا کہ اس پر اعتراض کریں ہر ایک نے باری باری گفتگو کی جب ابوذر اٹھے اور کہا: اے قریش کی جماعت بہت بڑی غلطی کا اس نے ارتکاب کیا ہے خدا کی قسم اس کی وجہ سے عرب کا ایک گروہ اپنے دین سے خارج ہوگا اور ایک گروہ دین میں متزلزل ومضطرب ہوگا اگر خلافت خاندان پیغمبر میں قرار دیں ہرگز جھگڑا نہ ہوگا لیکن اب بڑا خون خرابہ ہوگا اور اہل دنیا کے نیزے آپس میں ٹکرائیں گے تم گواہ ہو اور جانتے ہو کہ رسول خدا نے فرمایا:

میرے بعد خلیفہ علی ہوں گے اس کے بعد حسنین شریفین ان کے فرزند ان کے بعد ان کی معصوم اولاد، تم نے رسول کی بات کو پس پشت ڈال دیا ان سے عہد کو فراموش کر دیا ان کی وصیت کو بھول گئے دنیا کی لذت کی پیروی کی، آخرت کی ہمیشہ رہنے والی نعمت کو چھوڑ دیا، تم بھی گذشتہ امتوں کی طرح انبیاء کے اقوال کو فراموش کر دیا ہے، حقیقت میں دین سے منحرف ہو گئے.... اب جلدی تم اپنے کیئے کی سزا بھتو گے (۱۹)

پیغمبر اسلام نے ابوذر کے ربذہ کی طرف تبعید

کی خبر دی۔ رسول خدا نے فرمایا: انبیاء اور اولیاء کی مصیبت سب سے زیادہ ہے پھر علماء ودانشوروں کی مصیبت ہے پھر ان کے بعد ان لوگوں کی جو ان سے زیادہ مشابہ ہیں۔ ہاں فارسی میں شعر ہے:

ہرکہ در این بار مقرب تر است۔ جام بلا بیشتر میدھند

حاکم مستدرک میں ابوذر سے نقل کرتا ہے کہ رسول خدا نے مجھ سے فرمایا:

ابوذر کس طرح ہو گے تم جب کہ پست ورذیل لوگوں کے درمیان رہو گے اس طرح پیغمبر نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے میں دبا کر کہا: کہ تم کو اس طرح شکنجہ واذیت دیں گے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے کیا حکم دیتے ہو؟ فرمایا: صبر کرنا تین بار اس جملہ کو دھرایا لوگوں سے اخلاق کے ساتھ رہنا اور کردار میں ان کی مخالفت کرنا (۲۰)

کس لیے ابوذر کو ملک بدر کیا گیا؟

تحقیق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں ابوذر کو ربذہ کی طرف تبعید کیا ایک علت یہ ہے کہ وہ ایک حق گو اور نڈر صحابی تھے کیونکہ ابوذر کا کام یہ تھا، حق کو واضح بیان کرنا اور نہ ڈرنا اور یہ مطلب ابوذر کی تاریخی زندگی سے واضح وروشن ہے اب سوال یہ ہے کہ کس لیے ابوذر نے تقیہ نہیں کیا؟ جس کو حق کے خلاف دیکھا اس کے خلاف بول

دیا کسی سے خوف نہیں کیا! کیونکہ ابوذر نے جب رسول خدا کے ہاتھ پر بیعت کی تھی تو حضرت نے شرط لگائی کہ ہمیشہ حق کا اظہار کرنا اگرچہ تلخ حالات کا سامنا کرنا پڑے۔

جب عبد الرحمن بن عوف پر موت واقع ہوئی عثمان نے اس کا مال وارثوں میں تقسیم کیا لوگوں نے کہا: اس قدر زیادہ مال جو عبد الرحمن نے چھوڑا ہے آخرت کے بارے میں اس کے لیے نگران ہیں! عثمان نے کعب سے پوچھا: اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو کہ جس نے اللہ کی راہ میں بہت مال خرچ کیا، یہ کیا، وہ کیا کعب نے کہا: میں اس کے بارے میں خیر و خوبی کے علاوہ کوئی چیز اس سے نہیں دیکھی اس نے حلال کمایا، بہت انفاق کیا اور یہ باقی اس سے بچا ہے ابوذر سے نہ رہا گیا ابوذر نے زمین پر پڑی ہوئی ہڈی اٹھائی اور کعب کے پیچھے مارنے کے لیے بھاگ پڑے۔

یہاں تک کہ کعب عثمان کے پاس آکر پناہ لی اور ابوذر بھی پیچھے آگئے جب کعب نے دیکھا ابوذر کی اندر آگئے ہیں فوراً اٹھ کر عثمان کے پیچھے ڈر کے مارے کھڑے ہو گئے ابوذر نے کہا: اے یہودی زادے تو خیال کرتا ہے کہ عبدالرحمن کے لیے کوئی حرج نہیں کہ اس نے اتنا زیادہ مال چھوڑا ہے؟!

ابوذر جب دیکھا عثمان نے عبد الرحمن پر اس قدر مال کی بخشش کی ہے ہر جگہ اور ہر مقام پر ابوذر نے عثمان کی بیجا بخشش کو مورد اعتراض قرار دیا، کوچہ و بازار میں عثمان کے خلاف تقریریں کیں اور اس آیت کی تلاوت کی: **وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ لَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبِشْرِهِمْ بِعَذَابِ الْإِيمِ (۲۱)**

کہ جو سونا چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو درد ناک عذاب کی بشارت دو۔ اس طرح کی تقریریں سب کے سامنے، حکومت وقت کے خلاف، جب کی ہوں تو کیسے وہ اسے ربذہ تبعید نہ کرتا! ابوذر ایک پیغمبر کے بزرگ صحابی اور باعظمت کو کیسے لوگوں کے درمیان سزا دے کوئی چارہ کار نہ دیکھا تو ایک آدمی ابوذر کے پاس بھیج دیا کہ مجھ پر اعتراض کی بارش نہ کرو! ابوذر نے جواب میں کہا: تم مجھے آیات الہی سنانے سے منع کرتے ہو؟ خدا کی قسم عثمان کی خوشنودی کے لیے اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کرونگا۔ (۲۲) عثمان نے جب دیکھا کہ ابوذر کسی تہدید و دھمکی سے نہیں ڈرتا اور طمع و لالچ سے بھی اسے نہیں خریدا جاسکتا۔

ایک دفعہ ایک غلام سے کہا جائو ابوذر کو روکو، اگر وہ تمہاری باتوں سے مجھے سرزنش نہ کرے تو میں تم کو آزاد کرونگا وہ ابوذر کے پاس ہر قسم کی کوشش کی کہ کسی طرح عثمان کو برا بھلا کہنے سے رک جائے، جب کچھ نہ ہوسکا، تو غلام نے کہا: میری وجہ سے اسے معاف کردو اور کچھ نہ کہو تاکہ وہ مجھے آزاد کر دے ابوذر نے غلام سے کہا: ہاں تم آزاد ہو جاؤ گے اور میں غلام بن جاؤنگا تمہاری دنیا کے لیے اپنی آخرت نہیں بیچ سکتا۔ (۲۳)

ایک دن ابوذر مریض تھا اور عصا (لکڑی) کے سہارے چل کر عثمان کے پاس گیا دیکھا اس کے سامنے ایک لاکھ درہم ہیں اور لوگ اس کے پاس بیٹھے انتظار کر رہے ہیں کہ کب تقسیم کرتا ہے؟ ابوذر نے عثمان سے پوچھا: یہ مال کہاں سے آیا ہے اور اس کا مصرف کیا ہے؟

عثمان نے جواب دیا: ایک جگہ سے آیا ہے چاہتا ہوں اور مال آجائے پھر کوئی ارادہ کروں ابوذر نے کہا تجھے یاد ہے کہ جب پیغمبر اکرم کے پاس ایک دن گئے تو وہ محزون تھے اور ہم پھر دوسرے دن گئے تو خوشحال نظر آ رہے تھے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

کل میرے پاس چار درہم بیت المال کے بچ گئے تھے اور پریشان تھا کہ موت آجائے اور یہ مال تلف ہو جائے، آج وہ اپنے مستحق کے پاس چلے گئے خوشحال ہوں۔

عثمان نے کعب الاحبار کی طرف رخ کیا اور پوچھا جس نے زکات دے دی اب اس پر کچھ ہے؟ کہنے لگا نہیں: ابوذر نے عصا اٹھا کر سر پر دے مارا اور کہا: تم مسلمانوں کے امور میں کیوں دخالت کرتے ہو؟ اے یہودی کے بیٹے! تجھے کیا حق ہے؟ مسلمانوں کے احکام میں اپنی نظر دے، کلام خدا پر کوئی چیز مقدم نہیں ہوسکتی کلام خدا تمہارے کلام پر مقدم ہے، پھر اس آیت کو پڑھا:

والذین یکنزون الذہب والفضة.....عثمان نے ابوذر سے کہا: تم خرافات کہتے ہو کیا عقل تمہاری چلی گئی؟ اگر رسول خدا کا صحابی نہ ہوتا تو تجھے یہیں پر قتل کردیتا۔

ابوذر نے کہا رسول خدا کے دوست نے مجھے بتایا ہے: تم مجھے فریب نہیں دے سکتے البتہ عقل میری اس قدر باقی ہے جو خبر رسول خدا سے سنی تھی اب تک میرے ذہن میں باقی ہے اور مجھے یاد ہے ۔

عثمان نے کہا: رسول خدا سے کیا سنا ہے؟ ابوذر نے کہا: میں نے رسول خدا سے سنا ہے جب ابو العاص کے تیس آدمی پہنچ جائیں خدا کے مال کو مفت کھاجائیں گے اور قرآن کو مکر و فریب کا وسیلہ قرار دیں گے ۔ اور دوسری روایت میں اس طرح ذکر ہے:

"یقول اذا بلغ بنو ابی العاص ثلاثین رجلاً۔ اتخذوا دین اللہ دخلاً و عباد اللہ خولاً و مال اللہ دولاً فقتلوه فقدا وجوعاً و ذلاً و ضرّاً و صبراً"۔ (۲۴)

عثمان نے سامعین سے کہا: تم نے یہ خبر رسول سے سنی ہے؟ سب نے کہا نہیں۔ عثمان نے کہا: علی کو بلاؤ جب علی تشریف لائے عثمان نے کہا: یا ابو الحسن جھوٹے آدمی کے بارے کیا کہتے ہو؟ علی نے فرمایا: ایسا نہ کہو میں نے رسول خدا سے سنا ہے: کہ ابوذر کے بارے میں فرمایا: آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے کسی کو نہیں اٹھایا کہ جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو سب نے کہا ہاں ہم نے یہ رسول اللہ سے سنا ہے؟! (۲۵) ابوذر کے اعتراضات عثمان پر روز بروز زیادہ ہوتے گئے، یہاں تک کہ جب عثمان نے حامی بہت زیادہ اس کے پاس بیٹھے دیکھے تو پوچھا کیا خلیفہ کیلیے جائز ہے کہ بیت المال سے قرض لے لے جب ممکن ہو واپس کرے؟ کعب الاحبار نے کہا: کوئی مانع نہیں، لے سکتا ہے یہاں پر ابوذر سے نہ رہا گیا اس نے کعب سے کہا: تو چاہتا ہے ہم کو احکام دین یاد کرائے اے یہودی زادے ۔

عثمان نے کہا: اے ابوذر مجھے بہت اذیت کر رہے ہو صحابی پیغمبر ہوکر مجھے ملامت کرتے ہو؟ اب تم حق نہیں رکھتے کہ مدینہ میں رہو شام چلے جائو (۲۶)

ابوذر شام کی طرف تبعید

جب عثمان نے مجبور ہوکر ابوذر کو شام کے ملک کی طرف روانہ کیا تو ابوذر شام میں آکر جو رسول اکرم سے احادیث اہلبیت کے بارے میں سنی تھیں لوگوں کے درمیان صبح، شام بیان کرتا رہا یہاں تک کہ اکثر لوگ اہلبیت کے گرویدہ بن گئے تاریخ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ لبنان کے لوگ اکثر ابوذر کی تبلیغ کی وجہ سے شیعہ ہوئے ہیں، ابوذر ہمیشہ حق کہتا اور جو حق کے مخالف ہوتا اس کے وجود کو تحمل نہ کرسکتا تھا، شام میں امر ونہی سے ہاتھ نہیں اٹھایا، جب معاویہ کے محل میں آیا پوچھا، اگر یہ محل خدا کے مال سے بنایا ہے، تو خیانت کی ہے۔ اگر لوگوں کے، مال سے بنایا ہے، تو اسراف کیا ہے خدا اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۔

ابوذر ہمیشہ شام میں اپنی تقریوں کے ذریعہ ان جملات کا تکرار کرتا رہتا تھا کہ جب رسول ہم میں نہیں آئے تھے اس وقت بھی ہم جھوٹ نہیں بولتے تھے اور ہمسایوں کا احترام کرتے تھے، مہمان کی عزت کرتے، فقراء سے اچھا

سلوک کرتے۔ جب اسلام آیا، ہمارے ان اچھے کاموں کی تائید کی، مسلمان ان صفات کو پسند کرتے اور اس پر عمل کرتے، لیکن جب یہاں رسول کے بعد برے حکمران آئے انہوں نے ظلم و ستم کرنا شروع کیا، حق پائمال کرنے لگے اور ایسے برے کردار انجام دئیے کہ نہ قرآن ان کی تصدیق کرتا ہے اور نہ رسول کے خلیفہ کو یہ زیب دیتا ہے، ان برے حکمرانوں نے باطل کو زندہ کر دیا، سچوں کو جھوٹا، جھوٹوں کو سچا کہنا شروع کر دیا، نالائق لوگ اقتدار کے مالک بن گئے، لائق لوگوں سے ان کا حق چھین لیا گیا ہے۔

معاویہ کے جاسوس معاویہ کے پاس آکر کہنے لگے، اگر ابوذر نے اس کام کو اسی طرح جاری رکھا تو تمہاری حکومت کی خیر نہیں، معاویہ پریشان ہو گیا، عثمان کو خط لکھا، صبح، شام لوگ ابوذر کے ارد گرد جمع رہتے ہیں اور وہ ایسی تقریریں کر رہا ہے کہ جس سے لوگ ہم سے دور ہوتے چلے جا رہے ہیں ان کو اپنے پاس بلالے ورنہ دونوں حکومتوں کے خاتمہ کے لیے زمینہ فراہم کر رہا ہے اور لوگ تیری حکومت کے مخالف ہوتے جا رہے ہیں عثمان نے جواب میں لکھا۔ جب میرا خط تم کو ملے فوراً ابوذر کو میرے پاس بھیج دے معاویہ نے خط عثمان کسی کودے کر ابوذر کے پاس بھیجا، ابوذر نے اسی وقت مدینہ کے لیے تیاری کی اور لوگوں کو مطلع کیا کہ میں مدینہ واپس جا رہا ہوں، معاویہ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتا، لوگ گریہ کرنے لگے ابوذر نے کہا: نہ خود آیا ہوں نہ خود واپس جا رہا ہوں۔

جب لوگوں نے دیکھا ابوذر شام سے جا رہا ہے، خدا حافظی کیلیے آئے اور مقام دیر مران تک ان کے ساتھ چلے ابوذر نے وہاں نماز جماعت اقامہ کی اور آخری تقریر کی۔

ابوذر کی تقریر

ابوذر نے حمد و ستائش باری تعالیٰ کے بعد کہا: اے لوگو! میں نے کسی کے درمیان تفرقہ اندازی نہیں کی اور نہ کسی کو وصیت کی خدا کی حمد ہے سب نے بلند آواز سے الحمد للہ کہا پھر کلمہ شہادتین پڑھا تو سب نے پڑھا ایسی بلند آواز تھی کہ کاخ معاویہ تک پہنچی پھر فرمایا:

میں گواہی دیتا ہوں کہ قیامت حق ہے، موت حق ہے، قبر حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، سزا و جزا حق ہے، جو کچھ خدا کی طرف سے حکم آیا خود عمل کیا، آپ کو بھی بتایا تم میرے گواہ رہو، ظالم ستم کار کی کبھی مدد نہ کرنا۔ ہمیشہ حق کہنا اور حق کا ساتھ دینا، حاکم کے ساتھ کسی بدعت میں ساتھ نہ دینا، نماز و روزہ کو ضایع نہ کرنا، غضبِ خدا سے ڈرنا، نماز میں اجتماع کرنا، حاکم کے برے اعمال سے بیزار کی اظہار کرنا، اگر کسی حکمِ خدا کو بدلے اس سے دوری کرنا اور جس قدر ہوسکے، مقابلہ کرنا۔ ہر چند تمہیں شکنجہ دے، حاکم کی خوشنودی کے لیے خدا کی ناراضگی مول نہ لینا، اگرچہ تم کو تبعید کر دے خدا تم کو اور مجھے بخش دے، لوگوں نے کہا: اگر اجازت دیں تو ہم تمہیں نہ جانے دیں، ابوذر نے کہا: تم صبر کرو اگر ایسا کرو گے تو ستم کار لوگ اپنے ظلم سے باز نہیں آئیں گے تم واپس چلے جاؤ، خدا حافظ۔

ابوذر کی شام سے واپسی۔

ابوذر جب واپس مدینہ، عثمان کے پاس آیا عثمان نے کہا: تم نے اپنا کام کیا اور لوگوں کو میرے خلاف بھڑکایا ہے ابوذر نے کہا: جو تمہاری خوشامد کرے اور جھوٹ بولے وہ تجھے اچھا لگتا ہے، میں نے لوگوں کو احادیثِ رسول سے آگاہ کیا ہے، ظالم اور مظلوم کی پہچان کرائی ہے۔

کعب الاحبار نے ابوذر کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: تم حاکم وقت کے سامنے ایسے کلام کرتے ہو؟ ابوذر نے عصا

اس کے سر پر دے مارا اور کہا: چپ کرو یہودی زادے تم کو کیا حق ہے کہ مسلمانوں کے امور میں کوئی رائے دو۔ خدا کی قسم! ابھی تک تیرے اندر یہودی دل موجود ہے، عثمان نے کہا: خدا کی قسم میں اور تم ایک محل میں نہیں رہ سکتے، حکم دیا ان کو مجھ سے دور کرو اور کوئی بھی اس سے بات چیت نہ کرے، کچھ مدت تک کلام نہیں کی، یہاں تک کہ ایک دن ابوذر کو عثمان نے بلایا اور کہا: ابوذر جانتا ہے کہ تم نے مجھ سے کیا کیا ہے؟ ابوذر نے کہا: میں نے تیرے لیے خیر خواہی کی۔ عثمان نے کہا: جھوٹ بولتے ہو تم نے خیانت کی ہے، شام کے لوگوں کو میرے خلاف کر دیا ہے۔

ابوذر نے کہا: تم پہلے خلفاء کی طرح رویہ رکھو تو تم سے کسی کو اعتراض نہیں ہوگا۔ عثمان نے کہا: یہ بات کیوں کرتے ہو تم سے کیا مربوط؟

ابوذر نے کہا: خدا کی قسم میں نے تم سے مکر و حیلہ نہیں کیا بغیر امر و نہی کے۔ عثمان لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: اس کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ قتل کردوں یا زندان میں ڈال دوں یا ملک بدر کروں؟!

ابوذر نے کہا: عثمان تم نے رسول خدا اور پہلے دو خلیفوں کو دیکھا ہے کہ انہوں نے لوگوں سے کیا رویہ رکھا ہے؟ خدا کی قسم! تم ایسے نہیں ہو تم ستم کار، ظالم بن کر میرے ساتھ سلوک کر رہے ہو۔ عثمان نے غصے سے کہا: میرے ملک سے نکل جاؤ۔ ابوذر! خدا کی قسم تمہاری ہمسائیگی سے بیزار ہوں کہاں جاؤں؟ عثمان نے کہا جہاں چاہو۔

ابوذر نے کہا: شام کی طرف کفار سے جہاد کے لیے چلا جاؤں، عثمان نے کہا: وہاں تم نے فتنہ کھڑا کر دیا ہے اس لیے تو میں نے وہاں سے تمہیں واپس بلالیا دوبارہ وہاں جانا چاہتا ہے نہیں۔

ابوذر نے کہا: عراق چلا جاؤں، عثمان نے کہا: نہیں، وہاں کے لوگ فتنہ گر ہیں۔ ابوذر! مصر چلا جاؤں؟ عثمان نے کہا: نہیں، ابوذر نے کہا: پھر کہاں جاؤں؟ عثمان نے کہا: ربذہ!

ابوذر نے (انا لله وانا اليه راجعون) پڑھا اور کہا: رسول خدا نے مجھ سے فرمایا تھا: تم کو جہاں بھیجیں چلے جانا آخر میں تمہیں ربذہ کی سر زمین ملے گی (۲۷) ابوذر ربذہ کی طرف تبعید

عثمان نے دستور دیا ابوذر کو ربذہ کی طرف بھیج دو اور کوئی اس سے کلام نہ کرے اور کوئی اس سے خدا حافظی نہ کرے عثمان سے علی اور عقیل کے علاوہ سب ڈرتے تھے علی نے حسنین شریفین سے فرمایا: اس کے ساتھ مدینہ کے باہر تک ساتھ چلو اور عقیل و عمار یاسر بھی ساتھ گئے تو مروان نے امام حسن کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: مگر عثمان کی گفتگو نہیں سنی، علی نے تازیانہ اس کے کانوں پر مارا اور فرمایا: ہم سے دور ہوجا، خدا تم کو ہلاک کرے پھر مروان نے عثمان کے پاس جاکر شکایت کی، عثمان سخت غصے ہوا، علی بھی اس پر بہت غصے تھے۔ ابوذر کو علی نے خدا حافظی کی اور عقیل، عمار یاسر نے تقریر یسکیا اور ابوذر کو دلا سہ دیا اور صبر کی تلقین کی یہاں پر ابوذر سے صبر نہ ہوسکا آنکھوں سے آشک بہنے لگے پھر کہا: خدا آپ پر بھی اپنی رحمت نازل کرے ہاں دوستوں کی جدائی بڑی سخت ہوتی ہے خصوصا ایمانی دوست کیا خوب عرب شاعر نے کہا:

يقولون ان الموت صعب على الفتى۔ مفارقة الاحباب والله اصعب

کہتے ہیں کہ جوان کی موت سخت ہے لیکن دوستوں کی جدائی اس سے زیادہ سخت ہے۔

ابوذر نے کہا: خاندان نبوت سے جدائی میرے لیے سخت ہے لیکن کیا کروں چارہ ہی نہیں ابوذر ربذہ روانہ ہوئے اور علی اور دوسرے ساتھی مدینہ واپس پلٹے (۲۸)

لوگوں نے علی سے کہا: عثمان آپ پر ابوذر کی خدا حافظی کی وجہ سے غصے ہوا ہے علی نے فرمایا: غضب الخیل علی صم اللجم۔ مثل یہ کہ کھوڑے کے منہ پر لجام ہے تو غضب کرتا ہے یعنی میرا کیا کرسکتا ہے؟ عثمان نے علی سے کہا: کیا چیز باعث بنی کہ ابوذر سے بدرقہ کیا ہے؟

علی نے کہا: کیا چیز باعث بنی کہ مروان کو ہم پر مامور کیا ہے؟ مگر تم کو ہم پر اعتماد نہیں تھا کہ میں نے کیا کہا: تم نے میرے امر کو سبک شمار کیا ہے تیرا الیچی چاہتا تھا کہ ہمیں واپس لے آئے ہم نے تیرے امر کو سبک شمار نہیں کیا،

عثمان نے کہا: میں نے نہیں کہا تھا کہ کوئی ابوذر کو بدرقہ نہ کرے۔

علی نے فرمایا: مگر بنا یہ ہے کہ جو تم کہو وہ مانا جائے ہر معصیت میں تیری اطاعت کروں؟! (۲۹)

ابوذر اور حق طلبی

ابوذر کچھ مدت کے بعد پھر مدینہ واپس لوٹے کہ جب عثمان کے ارد گرد لوگوں کا ہجوم تھا، ابوذر نے عثمان سے کہا: تم نے مجھے وہاں بھیجا ہے کہ جہاں کھانے کو کچھ نہیں ملتا، درختوں کے سایہ میں زندگی کر رہا ہوں، میرے لیے ایک غلام اور بیت المال سے میرا حصہ دو، عثمان نے منہ پھیر لیا ابوذر اسی طرف رخ کر کے کہنے لگے یہاں پر حبیب بن سلمہ نے ابوذر سے کہا: ایک ہزار درہم ایک خادم اور پانچ سو گوسفند میرے پاس آپ کے ہیں میں آپ کو دونگا۔

ابوذر نے کہا: میں فقیر بن کر سوال نہیں کیا کہ تمہیں میرے اوپر رحم آ رہا ہے! میں نے وہ حق طلب کیا ہے کہ جو میرا حق کتاب میں لکھا ہے عثمان میرا مدیون ہے اسی حال میں علی وارد ہوئے تو عثمان نے کہا: اس بیوقوف کو مجھ سے دور کرو علی نے فرمایا: یہ بے وقوف نہیں ہے بلکہ رسول خدا سے میں نے سنا ہے کہ کسی ماں نے آسمان کے نیچے ایسا بچہ نہیں جنا اور نہ زمین میں ہے کہ جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو۔ ان کو مومن آل فرعون کی طرح قرار دیا ہے اگر جھوٹ بولتا ہے تو اس کی گردن پر اس کا گناہ ہے اگر سچ کہتا ہے اور بعض عذاب کا وعدہ کہتا ہے تو تو دیکھے گا (۳۰)

ابوذر کا خط،

حذیفہ کے نام جب ابوذر ربذہ میں تنہائی کے ساتھ زندگی گزار رہے تھے تو حذیفہ کو خط لکھا غربت و بیٹے کی وفات غم و غصہ، حرم رسول خدا سے دوری اور میرے پاس کوئی نہیں کہ جس سے درد دل کہوں آپ کو معلوم ہے کہ میرے بیت المال سے میرے حصہ کو مجھ سے قطع کر دیا ہے میں نے کسی پر ظلم نہیں کیا اور نہ کسی کا حق لوٹا ہے اور نہ کسی کو اذیت کی ہے مجھے بے گناہ بیابان میں بھیجا ہے خدا سے پناہ چاہتا ہوں کہ شکوہ و شکایت کروں بلکہ خدا سے تیرے لیے خیر چاہتا ہوں اور دعا کا طالب ہوں کہ آپ دعا کریں خدا تمام مومنین

ومسلمین اور میرے لیے مشکلات کو حل فرمائے والسلام (۳۱)

حذیفہ کا جواب

جواب سلام کے بعد آپ کا خط ملا جو نصیحت کی تم ہمیشہ ہمارے لیے خیر و خوبی خدا سے چاہتے رہے ہو یہ سب خدا تعالیٰ کا لطف ہے ہاں میرے بھائی جو تم پر مصیبت وارد ہوئی ہے میں تیرے ساتھ اس غم میں شریک ہوں اگر ممکن ہوتا تو تیرے لیے دفاع کرتا فقط خدا کی پناہ چاہتا ہوں غم نہ کرو خدا اس کی پاداش تم کو عطا کرے گا تیرے لیے اٹھتے بیٹھتے دعا کرتا رہوں گا والسلام (۳۲)

ابوذر اپنے بیٹے کی قبر پر

ابوذر ربذہ میں تنہائی کی زندگی گزار رہے تھے، روز بروز مشکلات کے ہجوم میں پس رہے تھے کہ اسی حال میں ان کے بیٹے کی وفات ہوتی ہے بیٹے کی لاش تنہا اٹھاتے ہیں، غسل و کفن اور دفن کا خود انتظام کرتے ہیں، آخر میں بیٹے کی قبر کے پاس بیٹھ کر گریہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

بیٹا تم نے اچھے اخلاق کے ساتھ زندگی گزاری میں تم سے راضی ہوں اگر تیری جگہ موت آتی تو میں قبول کر لیتا دوست رکھتا ہوں کہ تیری جگہ قبر میں دفن ہوں لیکن یہ حکم خدا ہے کہ جس پر میں خدا کا شکر گزار ہوں کہ اس نے تجھے عارضی گھر کی تکالیف سے جلد بلالیا اور اپنی ہمیشہ کی نعمتوں سے نوازا ہے پھر آسمان کی طرف منہ کر کے دعا کرتے ہیں:

اے اللہ میسپاں ہو کر اس کے حقوق سے درگزر کر رہا ہوں اور واجب حقوق بخشا ہوں تو بھی اپنے حقوق سے درگزر فرماتو عفو درگزر میں مجھ سے زیادہ سزاوار ہے (۳۳)

ابوذر کا فتویٰ

ایک آدمی نے ابوذر سے کہا: کہ عثمان کے کارکنان مالیات لینے میں مجھ پر ستم کرتے ہیں اور کچھ زیادہ لیتے ہیں کیا اپنے مال سے کچھ چھپا دوں جائز ہے؟ ابوذر نے کہا: نہیں ایسا نہ کرنا بلکہ مال سامنے رکھ کر ان سے کہنا کہ جو تمہارا حق ہے لے لو اگر زیادہ لوگے تو قیامت کے دن تمہارے نامہ اعمال سے میرے لیے تم کو واپس کرنا پڑے گا اس وقت ایک جوان ابوذر کے سر پر کھڑے تھے کہا:

اے ابوذر مگر عثمان نے تم کو نہیں روکا کہ آئندہ فتویٰ نہ دیا کرو ابوذر نے کہا: تجھے اس نے مجھ پر باز رس اور رقیب قرار دیا ہے! خدا کی قسم! اگر شمشیر میرے سر پر مارے گا تو میں قبل از شمیر کلمہ شہادتین پڑھ لوں گا اور اپنے فتویٰ سے دست بردار نہیں ہوں گا۔

ابوذر کی عبادت

ابو عثمان نہدی کہتا ہے: کہ ابوذر کو سوار دیکھا کہ کبھی قبلہ کی طرف سر کو موڑتا ہے اور کبھی زمین کی طرف اشارہ! میں نے تصور کیا کہ ابوذر کو نیند آرہی ہے پوچھا ابوذر نیند آرہی ہے ابوذر نے کہا: نہیں بیدار ہوں اور نماز

پڑھ رہا ہوں ۔

اہل بصرہ کا ایک آدمی ابوذر کے بیٹے کی وفات کے بعد ان کے پاس بیٹے کی تعزیت و تسلیت کے لیے آیا اور ان کی گھر والی سے پوچھا ابوذر اب کس حال میں ہے کہا: ہمیشہ اللہ کی عبادت اور تفکر میں وقت گزارتا ہے اور تنہائی میں بیٹھ کر فکر کی عبادت کرتا ہے ۔ ابن اثیر اسد الغابہ میں لکھتا ہے کہ ابوذر رسول خدا کے تین سال بعثت سے پہلے وحدہ لاشریک کی عبادت کرتا تھا جب رسول کی بیعت کی تو شرط کی کہ ہمیشہ حق کہنا حق کا ساتھ دینا اور حق پر مرنا (۳۴)

ابوذر کی وفات

ابوذر کی بیوی نقل کرتی ہے کہ جب ابوذر پر موت کے آثار دیکھے گریہ کرنے لگی ابوذر نے کہا: گریہ کیوں کرتی ہے؟ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ انہوں نے ہم اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تھا: تم میں سے ایک بیابان میں تنہائی کے عالم میں مرے گا جو اسے کفن دے گا وہ خوش نصیب ہوگا جب یہ بات سنی تو اب ان میں سے جو اس دن بیٹھے تھے رسول کی بات سنی کوئی نہیں رہا سوائے میرے اب تم غم نہ کرو جب میں مرجائوں تم راستے پر جا کر بیٹھ جانا ۔

وہاں سے ایک قافلہ گزرے گا ان کو کہنا وہ مجھے دفن کریں گے اسی اثنا میں ایک قافلہ حاجیوں کا وہاں سے گزرا تو ابوذر کی بیوی نے ان کو ابوذر کا بتایا تو وہ اپنی سواریوں سے اترے اور اسے کفن دیا اور مالک اشتر یا عبد اللہ بن مسعود نے نماز جنازہ پڑھی اور دفن کیا اور مالک اشتر ان کی قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر کہنے لگے ابوذر نے کسی کا حق نہیں لوٹا بلکہ حق گوئی کی وجہ سے ملک بدر کیے گئے اے اللہ جنہوں نے ان پر ظلم و ستم کیا ہے ان کو ہلاک کر سب نے بلند آواز سے امین کہی پھر ان کی بیوی اور عیال کو مدینہ لے کر چل پڑے۔ (۳۵)

.....

1. -السمعی، :الانساب ج ۴ ص ۳
2. - اعیان الشیعة ج ۱۶ ص ۳۱۹ نقل از اسد الغابہ
3. - شرح نہج البلاغہ ج ۸ ص ۲۵۷
4. -الغدیر ج ۸ ص ۲۹۳
5. -سیرہ ابن ہشام ج ۴ ص ۲۰۶، ابن سعد :الطبقات ج ۳ ص ۱۰۰
6. - اعیان الشیعة مادہ جندب ص ۳۱۶، اسد الغابہ ج ۵، الغدیر ج ۸ ص ۳۰۹ الاصابہ ج ۴ ص ۶۳
7. - اسد الغابہ ج ۵ ص ۱۸۷ واستیعاب حاشیۃ الاصابہ ج ۴ ص ۶۴
8. - اسد الغابہ ج ۵ ص ۱۸۷ واستیعاب حاشیۃ الاصابہ ج ۴ ص ۶۴
9. - اعیان الشیعة ص ۳۲۶
10. - اعیان الشیعة ص ۳۲۶
11. - بحار الانوار ج ۶ ص ۹۷۶
12. - اعیان الشیعة مادہ جندب ص ۳۲۷ سے ۳۳۰
13. - اعیان الشیعة مادہ جندب ص ۳۲۷ سے ۳۳۰
14. - اعیان الشیعة مادہ جندب ص ۳۲۷ سے ۳۳۰

15. -اعيان الشيعه ماده جندب ص ۳۲۷ سے ۳۳۰۔
16. -اعيان الشيعه ماده جندب ص ۳۲۷ سے ۳۳۰
17. -اعيان الشيعه ص ۳۳۳ اور بحار الانوار ج ۶ ص ۱۰۰۹ الاصابه ج ۴ ص ۶۵
18. -بحار الانوار ج ۸ ص ۵۴
19. - اعيان الشيعه ص ۳۵۳
20. - اعيان الشيعه ص ۳۳۴
21. -سوره توبه آيت ۳۴
22. - اعيان الشيعه ص ۳۳۴
23. -اعيان الشيعه ص ۳۳۴
24. رجال الكشي، ص ۲۵)
25. -اعيان الشيعه ص ۳۵۹ بحار الانوار ج ۶ ص ۱۰۰۸!
26. - الغدير ج ۸ ص ۲۹۳
27. -اعيان الشيعه ص ۳۶۰ الغدير ج ۸ ص ۳۹۷
28. -اعيان الشيعه ص ۳۶۰ بحار ج ۸ ص ۳۰۰
29. - اعيان الشيعه ص ۳۶۲ الغدير ج ۸ ص ۲۹۷
30. - بحار ج ۶ ص ۱۰۰
31. - اعيان الشيعه ص ۳۶۶ بحار ج ۶ ص ۱۰۰۲
32. -اعيان الشيعه ص ۳۶۷ بحار ج ۶ ص ۱۰۰۲
33. -اعيان الشيعه ص ۳۵۲
34. -اسد الغابه، اعيان الشيعه ص ۳۵۲
35. -اعيان الشيعه ص ۳۶۷ بحار ج ۶ ص ۹۹۹